سہ ماہی "الشریعہ" گوجرانوالا

پاکستان کے دینی جرائد میں "الشریعہ" اس اعتبار سے منفرد ہے کہ اس کا ہر شمارہ کسی ایک موضوع کے لیے خاص کیا جاتا ہے، جس میں اسی موضوع پر صاحبان علم و فہم اور ارباب فکر و نظر کی منتخب تحریریں یکجا کر دی جاتی ہیں ۔ یوں ایک سال میں گویا چار شمارے --- جنہیں چار کتابیں کہنا چاہیئے ---قارئین کو اہم عصری موضوعات پر علمی اور فکری راہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ موضوعات کا انتخاب بھی قابل داد و ستائش ہوتا ہے اور مشمولات کا چناؤ بھی! مثلاً "انسانی حقوق اور اسلام" (جنوری ۱۹۹۶ء) "دینی مدارس اور مغربی لابیوں کی مہم" (جولائی ۱۹۹۶ء) "اسلام کا خاندانی نظام اور مغربی ثقافت" (جنوری ۱۹۹۷ء)!

"الشریعہ" نے قیام پاکستان کی پچاس سالہ تقریبات (گولڈن جوبلی) کی مناسبت سے سال رواں کی تینوں اشاعتوں کو جدوجہد آزادی کے حوالہ سے مخصوص کر دیا ہے۔ اس سلسلہ کی پہلی اشاعت اپریل ۹۷ء کا شمارہ ہے جس کا موضوع "ایسٹ انڈیا کمپنی اور اس کا دور حکومت" ہے۔ جبکہ مشمولات میں حضرت شاہ ولی اللہ اور ان کا خاندان، ایسٹ انڈیا کمپنی کی برصغیر میں آمد اور تباہ کاریاں، نواب سراج الدولہ، ٹیپو سلطان، بہادر شاہ ظفر، شہدائے بالاکوٹ، فرائضی تحریک اور حاجی شریعت اللہ، ہندوستان کے دارالحرب ہونے پر حضرت مولانا رشید گنگوہیؒ کا فتویٰ --- ایسے عناوین پر مضامین شامل ہیں۔

"الشریعہ" نے دینی صحافت میں طرح ڈالی ہے۔ اس کے رئیس التحریر مولانا زاہد الراشدی زید مجدہم اور دیگر ارکان ادارہ بجا طور پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔

قیمت فی پرچہ ۲۵ روپے اور زرِ سالانہ ۱۰۰ روپے ہے۔ خط و کتابت کا پتہ: الشریعہ اکادمی، مرکزی جامع مسجد (پوسٹ بکس ۳۳۱) گوجرانوالا ہے۔

سہ ماہی "احوال و آثار" کاندھلہ

مجلہ "احوال و آثار" مولانا نور الحسن راشد کاندھلوی کے زیر ادارت شائع ہوتا ہے اور انہی کے الفاظ میں یہ ماضی کے ان کے علماء اور اہل کمال کے احوال و کمالات اور تحریرات و آثار کا مرقع ہے جن کا تعلق کاندھلہ، بڈھانہ، پھلت، تھانہ بھون، جھنجھانہ، دیوبند، رام پور، سہارنپور، کیرانہ، گنگوہ، نانوتہ اور ان کی نواحی بستیوں سے تھا۔ حضرت شاہ ولی اللہ، ان کے اہل خاندان، حزب ولی اللّٰہی اور سلسلہ عالیہ امدادیہ کے اساطین علم و معرفت کے سوانح و افکار کی حفاظت و اشاعت ہی "احوال و آثار" کی اشاعت کا مقصد اولین ہے۔

مولانا نور الحسن راشد کاندھلوی، حضرت مفتی الٰہی بخش کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اخلاف میں سے ہیں اور "مفتی الٰہی بخش اکیڈمی" (کاندھلہ) کے روح و رواں ہیں۔ جس قرینے، جس سلیقے اور جس اہتمام سے انہوں نے احوال و آثار کا اجراء فرمایا ہے --- اس سے پتا چلتا ہے کہ وہ صاحب علم اور صاحب قلم ہی نہیں، صاحب ذوق اور صاحب نظر بھی ہیں ۔ ان کے پیش نظر جو کام ہے وہ ایک علمی روایت کے احیاء کا کام ہے۔ یعنی --- "اس خطہ کے تمام نئے پرانے بزرگوں، مشائخ، علمائے کرام، اہل فضل و کمال، اصحاب فکر و معرفت، ارباب سطوت و اقتدار خصوصاً امام ہمام حجۃ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ رحمۃ اللہ واسعۃ نیز ان کے صاحبزادگان والاشان، شاہ ابو محمدؒ،